

ہیں۔ مجھے وعظ سنا تے رہتے ہیں کہ تمہیں یہ نہ کرنا چاہیے، وہ نہ کرنا چاہیے۔ نصیحت گری سے دوستی کا حق کیونکر ادا ہو سکتا ہے؟ حقیقی دوستی کا تقاضا یہ تھا کہ کوئی مجھے آرام پہنچانے کی تدبیریں اختیار کرتا۔ میرے دل کے زخموں پر مرہم رکھتا۔ محبوب سے ملانے کا کوئی طریقہ سوچتا اور میرا غم غلط کرتا۔ تعجب یہ کہ دوستی کے یہ واضح طور طریقے چھوڑ کر، جن سے میرے ساتھ دوستوں کی ہمدردی ظاہر ہوتی، انہوں نے نصیحتیں شروع کر دیں ہیں، جو مجھے ناگوار گزرتی ہیں اور ان سے فائدہ بھی کچھ نہیں۔

۶۔ **شرح :-** غم ایسی جانگداز اور ہلاکت خیز چیز ہے کہ اگر یہ چنگاری بن کر پتھر کی رگوں میں داخل ہو جاتا تو اس سے یوں لہو بہنے لگتا کہ پھر روکے نہ رکھتا۔ ظاہر ہے کہ جو چیز بے حس پتھر کی رگوں سے بھی لہو ٹپکا سکتی ہے، اس سے انسانی قلب پر کیا کچھ گزرتی ہوگی، جو سراپا احساس ہے۔

۷۔ **لغات :-** جانگسل : جان کو ہلاک کر دینے والا، گھلا دینے والا۔
شرح :- غم یقیناً جان کو گھلا دینے والا، تباہ کر دینے والا اور ہلاکت کے گھاٹ اتار دینے والا ہے، لیکن کیا کریں کہ معاملہ دل سے آپڑا ہے، اس لیے ہم غم سے بچ نہیں سکتے۔ فرض کر لیجیے کہ ہم نے عشق کا غم نہ لگایا۔ مگر دل کی فطرت و طبیعت ہی یہ ہے کہ کسی نہ کسی غم سے وابستگی کا رشتہ قائم رکھے۔ غم عشق نہ ہو گا تو وہ زمانے کے دوسرے غموں میں الجھ جائے گا۔ بہر حال دل غموں سے خالی نہیں رہ سکتا۔

شعر کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں ضمناً غم عشق کو برتر و بالا قرار دے کر اس کی طرف یہ کہہ کر بلا یا گیا ہے کہ اگر یہ غم قبول نہ کرو گے، تو دنیا کے دوسرے غموں میں مبتلا ہو جاؤ گے، مثلاً جان و مال کا غم، اہل و عیال کا غم، فراغتِ بال کا غم وغیرہ۔

۸۔ **شرح :-** میں شبِ غم کی کیفیت کہوں تو کس سے کہوں؟ کوئی اہل ہی نظر نہیں آتا۔ اگر نظر بھی آئے اور اس سے کہوں تو کیا کہوں؟ اسے ٹھیک ٹھیک